بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

مجمع الفضائل

جلد سوم تا جلد سیزدہم

ترجمہ

مناقب علامہ ابن شہر آشوب ؒ

در حالات و مناقب حضرت فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا

مترجم

سید المفسرین ادیب اعظم

مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ ؒ امروہوی

(مصنف دو سو سترہ (۲۱۷) کتب)

ناشر ... ... ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ ناظم آباد ۲ کراچی

مطبع ... ... قریشی آرٹ پریس ناظم آباد ۲ کراچی

کتابت ... ... سید شبیہ الحسن نقوی امروہوی

سال اشاعت ... ... ستمبر ۲۰۰۴ء

ہدیہ ... ... ۱۴۰ روپے

جناب مسلم جب کوفہ پہنچے تو عالم بن مسیب کے گھر میں قیام کیا لوگ وہاں آپ کے پاس جمع ہوئے جناب مسلم نے امام کا خط ان کو سنایا بارہ ہزار آدمیوں نے اسی روز بیعت کر لی۔ جب نعمان بن بشیر حاکم کوفہ کو یہ خبر پہنچی تو اس نے لوگوں کو جمع کر کے سمجھایا بجھایا۔

عبداللہ بن مسلم خضرمی۔ عمارہ بن عقبہ ابن ولید عمر بن سعد نے یزید کو خط لکھا کہ اگر کوفہ پر حکومت کرنی ہے تو کسی سخت دل حاکم کو بھیج تاکہ تیرے حکم کو نافذ کرے نعمان بن بشیر بہت کمزور حاکم ہے۔

ابن زیاد کا کوفہ میں ورود۔ عبیداللہ ابن زیاد کو جو اس وقت والی بصرہ تھا یزید نے لکھا کہ میں نے تجھے بصرہ اور کوفہ دونوں جگہ کا حاکم بنایا تو فوراً کوفہ کی طرف روانہ ہو اور مسلم بن عقیل کو یا تو قتل کر یا شہر بدر کر اس میں تاخیر کو روا نہ رکھ۔

جب یہ حکم ابن زیاد کو ملا تو وہ فوراً کوفہ کی طرف روانہ ہو گیا اور اچانک رات کے وقت چہرہ چھپائے ہوئے شہر میں داخل ہوا لوگ تو امام علیہ السلام کے منتظر تھے ہی انہوں نے سمجھا امام تشریف لے آئے ہر طرف سے آواز آئی مرحبا مرحبا یا ابن رسول اللہ قدمت خیر مقدم۔ وہ یہ سنتا ہوا دارالامارہ میں چلا گیا۔

جناب مسلم ابن زیاد کے کوفہ پہنچنے کے بعد سالم کے گھر سے ہانی بن عروہ کے گھر چلے گئے اور اس کی پناہ میں آ گئے۔

ابن زیاد کی ایک چال:۔ اس نے اپنے غلام معقل کو تین ہزار درہم دے کر کہا یہ لے جا اور اس شخص کی تلاش کر جس سے اہل کوفہ نے بیعت کی ہے کہنا میں اہل حمص سے ہوں یہ مال لے کر آیا ہوں تاکہ اس سے مسلم کو مالی مدد مل جائے وہ اس جستجو میں مسلم بن عوسجہ تک پہنچ گیا اور بالواسطہ ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی حضرت مسلم بن عوسجہ دھوکا کھا کر اس کو جناب مسلم کے پاس لے گئے اور مال اس سے لے لیا اور اس نے بیعت کر لی۔ غلام نے واپس جا کر کل حال ابن زیاد سے بیان کر دیا۔

شریک بن اعور کا واقعہ:۔ شریک ہمدانی بصرہ سے ابن زیاد کے ساتھ آئے تھے کوفہ میں ہانی کے یہاں قیام کیا یہاں پہنچ کر بیمار ہو گئے انہوں نے جناب مسلم سے کہا ابن زیاد میری عیادت کو آئے گا میں اس کو باتوں میں لگا لوں گا تم باہر نکل کر اسے قتل کر ڈالنا۔ علامت یہ ہو گی میں کہوں گا مجھے پانی پلاؤ۔ ہانی نے منع کیا۔ جب ابن زیاد آیا تو احوال پرسی کرنے لگا وہ باتوں میں لگائے رہے مگر جناب مسلم نہ نکلے شریک نے یہ سمجھتے ہوئے کہ موقع جا رہا ہے یہ شعر پڑھا ؎

ما الانتظار لسلمی ان یحییہا　　　کأس المنیۃ بالتعجیل اسقوھا

ابن زیاد کو شبہ ہوا اور وہ جلد ہانی کے گھر سے نکل گیا اور جب دارالامارہ میں پہنچا تو مالک ابن یربوع تمیمی نے وہ خط پیش کیا جو عبداللہ بن یقطر سے اس نے چھینا تھا یہ خط جناب مسلم نے امام حسینؑ کو لکھا تھا اس میں تحریر تھا میں آپ کو اطلاع دیتا ہوں کہ اہل کوفہ نے مجھ سے بیعت کر لی ہے لہذا آپ جلد تشریف لائیے لوگ آپ کے ساتھ ہیں یزید کی طرف

ان کا مسلمان نہیں۔ ابن زیاد نے عبداللہ بن یقطر کو قتل کا حکم دیا۔

ابن زیاد نے محمد بن اشعث کندی۔ عمرو بن حجاج زبیدی اور اسماء بن خارجہ فزاری کو حکم دیا کہ ہانی بن عروہ کو حاضر کرو اور اس نے قاضی شریح کے سامنے یہ شعر پڑھا

ارید حیاتہ ویرید قتلی . عذیرك من خلیلك من مراد

ہانی نے کہا اے امیر تو نے مجھے کیوں بلایا ہے اس نے کہا تو نے مسلم بن عقیل کو اپنے گھر میں پناہ دی ہے اور ان کے لیے ہتھیار جمع کیے ہیں۔ لوگوں کو ان کی مدد پر آمادہ کیا ہے تو نے یہ سمجھا ہے کہ تیرا حال مجھ سے مخفی ہے۔ ہانی نے ان باتوں سے انکار کیا۔ ابن زیاد نے معقل کو بلایا اور کہا تو اس کو پہچانتا ہے۔ ہانی سمجھ گئے کہ راز فاش ہو گیا۔ کہنے لگے میں نے مسلم کو بلایا نہیں وہ خود میری پناہ میں آئے ہیں اب میں ان سے کہوں گا کہ میرے جوار سے کہیں اور چلے جائیں۔ اس نے کہا کہ میں تجھ کو نہ چھوڑوں گا جب تک تو ان کو حاضر نہ کرے۔ انہوں نے کہا یہ مجھ سے ہرگز نہ ہو گا۔ مسلم بن عمرو باہلی نے کہا تم کو ان کے حاضر کرنے میں عار کیوں ہے۔ بادشاہ وقت کے سامنے حاضر کرنا باعثِ عار تو نہیں۔ ہانی نے کہا میرے لیے اس سے زیادہ عار دنیا میں کوئی چیز نہیں کہ میں اپنے مہمان اور فرزند رسول کے قاصد کو کسی کے حوالے کر دوں۔ میرے بازوؤں میں جان ہے۔ میں ایک بڑے قبیلہ کا سردار ہوں اگر میں اکیلا بھی ہوتا تب بھی تیرے حوالے نہ کرتا یہاں تک کہ ان کی حفاظت میں جان دیدیتا۔

ابن زیاد نے کہا اگر تو حاضر نہ کرے گا تو میں تیری گردن مار دوں گا یہ کہہ کر اپنی لکڑی جناب ہانی کی ناک پر ماری جس سے پیشانی اور ناک شگافتہ ہو گئی اور خون سے ان کے کپڑے تربتر ہو گئے اس کے بعد ہانی کو قید کر دیا گیا جب یہ خبر ان کے قبیلے کو ہوئی تو انہوں نے قصر کو آگھیرا اور آٹھ ہزار آدمی لڑنے پر آمادہ ہو گئے۔ ابن زیاد نے قاضی شریح کو حکم دیا کہ وہ ان کے قبیلے کے پاس جا کر یقین دلائے کہ ہانی صحیح سالم ہے۔ شریح کے کہنے پر وہ لوگ مطمئن ہو کر واپس گئے۔

حضرت مسلمؑ کی شہادت

جب جناب مسلم کو ہانی کا واقعہ معلوم ہوا تو آپ ان چار ہزار آدمیوں کے ساتھ جو آپ کے ساتھ تھے جنگ پر آمادہ ہوئے جب آپ کے خروج کی خبر لوگوں کو معلوم ہوئی تو آٹھ ہزار کی جمعیت اور آ کر آپ سے مل گئی۔ ابن زیاد نے خائف ہو کر اپنے قصر کے دروازے بند کر لیے۔ جناب مسلم نے قصر کا احاطہ کر لیا۔ ابن زیاد نے کثیر ابن شہاب حارثی اور محمد بن اشعث کندی کو باب الرومین کی طرف سے امان کا جھنڈا دے کر بھیجا۔ ان دونوں نے بآواز بلند پکار کر کہا جو اس جھنڈے کے نیچے آ جائے گا اس کے لیے امان ہے یہ سن